سیدنا سلمانِ فارسی رضی اللہ عنہ کے چند حسین اوصاف

پروَردۂ آغوشِ نُبوّت سیدنا انَس بن مالک رضی اللہ عنہ نے سرورِ عالَم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی روایت کیا: إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلٰى ثَلَاثَةٍ: عَلِيٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ۔ ”اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ جنّت تین افراد کی بہت مشتاق ہے: علی، عمار اور سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔“

(جامع ترمذی، حدیث:3797، قال الهيثميّ في مجمع الزوائد [تحت الحديث: 15823]: إسنادهٗ حسنٌ)

سیدنا سلمانِ فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند اوصافِ حمیدہ کے تذکرہ سے ایمان کو تازہ کیجیے!

توکُّل کی ترغیب: قرآن وسنّت میں ترغیب دلائی گئی ہے کہ مسلمان کا بھروسا اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہیے۔ یعنی وہ ظاہری اسباب اختیار کرے بھی تو نظر اُن پر نہ رکھے، بلکہ اعتماد ربِّ کریم کی رحمت پر کرے۔ سیدنا سلمانِ فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھی اعلیٰ درجے کے متوکِّل تھے اور دوسروں کی بھی یہی تربیت فرماتے تھے۔

آپ نے سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بھائی! وعدہ کرو کہ ہم میں سے جس کی پہلے وفات ہو وہ دوسرے کو خواب میں ضرور ملے گا۔ مزید کہا: موت کے بعد مومن کی روح آزاد ہوتی ہے، جہاں چاہے جا سکتی ہے... کافر کی روح قید ہوتی ہے۔ قدرت کے فیصلے کے مطابق سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کا وصال پہلے ہوا۔ ایک دن آپ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے خواب میں تشریف لائے.... سلام دُعا کے بعد اُنھوں نے پوچھا: آپ کو کیسا درجہ نصیب ہوا؟ آپ نے فرمایا: خَيْرًا ۔ بہت اچھا۔ پھر بطورِ نصیحت تین مرتبہ فرمایا: وَعَلَيْكَ بِالتَّوَكُّلِ، فَنِعْمَ الشَّيْءُ التَّوَكُّلُ! توکُّل کا دامن پختگی سے تھامے رکھنا! یہ بہت اعلیٰ چیز ہے۔ (الطبقات الکبریٰ، ج:4، ص:70)

کھانے کا وُضو: سیدنا سَلمان فارِسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دَورِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پایا تھا اور گزشتہ آسمانی کتابوں کے عالِم تھے۔ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ

الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ۔ یعنی یارسول اللہ! مَیں نے (اسلام قبول کرنے سے پہلے) تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد وُضو کرنا (ہاتھ دھونا اور کلّی کرنا) باعثِ برکت ہے۔ (کیا یہ بات صحیح ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ۔ یعنی "کھانے کی برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھوئے جائیں اور کلّی کی جائے اور کھانے کے بعد بھی ایسا کیا جائے۔" (جامع ترمذی، حدیث:1846۔ سننِ ابوداؤد، حدیث:3761، تشریح ماخوذ از مرقاۃ ومرآۃ۔ قال المنذریؒ فی الترغیب والترھیب (109/3): لا یخرج الإسنادُ عن حدّ الحسن)

اِس حدیثِ مبارک سے جہاں علمی سوالات کرنے اور پھر اُن کے مطابق عمل کرنے کا جذبہ ملتا ہے وہاں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ ہمیں گزشتہ آسمانی کتابیں پڑھنے اور اُن پر عمل کرنے کی اجازت نہیں، ہم اُس کے مطابق چلیں گے جو امام الانبیا ﷺ نے سکھایا ہے۔

علم دوستی: سیدنا سلمانِ فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھی صاحبِ علم وحکمت تھے اور فروغِ علم کے لیے بھرپور کوشش بھی فرماتے تھے۔ علم دوستی کا اندازہ ایک روایت سے کیجیے!

حضرت عبد اللہ بن بُرَیدہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: كَانَ سَلْمَانُ إِذَا أَصَابَ شَيْئًا اشْتَرَى بِهِ لَحْمًا، ثُمَّ دَعَا الْمُحَدِّثِينَ فَأَكَلُوهُ مَعَهُ۔

سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب کچھ رقم جمع ہوتی تو آپ اُس سے گوشت خریدتے، پھر حدیث سُننے سُنانے والوں کی دعوت فرماتے اور اُنھیں اپنے ساتھ بٹھا کر گوشت کھلاتے۔ (الطبقات الکبریٰ، ج:4، ص:67)